رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۷

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر: ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ . عہ

رؤسا و جاگیرداران سے . للعہ

عام خریداران سے . . . ۵ ؍

ششماہی . . . ۲ ؍ ۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ . . . . ۲ ؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم در حمد خدا . . . . . ص ۱

انتخاب الاخبار . . . . . ص ۲

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ ص ۳

شلث مساوی الاضلاع (قادیانی مشن) ص ۵

ویدوں کے مصنف . . . . . ص ۶

الزاق الکعبین . . . . . ص ۷

بائبل اور مرض جریان . . . . ص ۸

نکاح شغار کی تحقیق . . . . ص ۹

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ص ۱۱

عرس (نظم) ص ۱۳

متفرقات . . . . ص ۱۴

ملکی مطلع ص ۱۵ ۔ اشتہارات . . ص ۱۷/۲۰

67535

نظم در حمد خدا

(از قلم جناب وی کے عبید اللہ صاحب نیول کشور بنگلور)

ہے ثنا و حمد لائق رب اکبر کے لئے
خالق کل باری ہر نفع و ہر ضرر کے لئے

جس کے ہیں حامد زمین و آسمان لوح و قلم
عرش و کرسی اور جو کچھ ہے خیر یا شر کے لئے

جس نے قرآں کو اتارا نور ہر گھر کے لئے
دفع شرک و کفر و بدعت رفع ہر شر کے لئے

جس نے پیغمبر ہزاروں بھیجے اپنے فضل سے
دیں کتابیں اور صحیفے ہر پیمبر کے لئے

ہر پیمبر آیا ہادی بر صراط مستقیم
معجزہ بھی لایا ہر منکر ستمگر کے لئے

نیک بختوں کو ملا اللہ سے فوز و فلاح
پہنچا نقصاں بدعتی مشرک جفاگر کے لئے

سب سے افضل سب سے ارحم ہے احمد مجتبیٰ
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

تبع احمد کا ناجی، بتدع ناری شقی،
ہے عبید اک ادنیٰ مادح اس پیمبر کے لئے

پیارے نبی کے پیارے حالات - مؤلفہ مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی - اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

انتخاب الاخبار

ضروری تصحیح اہلحدیث ۵ جولائی ۱۵ فٹ نوٹ میں نجدی حکومت کا نام "غلط وط" شائع ہوا ہے صحیح "غط وط" ہے

مقامی حالات یکم جولائی کو امرتسر میں لیڈی و لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) اور گورنر پنجاب تشریف لائے۔ سکھوں کے دربار صاحب کا بھی معائنہ فرمایا اور دربار صاحب و اکال تخت کے لئے وائسرائے ہند نے ایک سو پچاس روپیہ دیئے۔

—— گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی ۵۔ ۶۔ ۷ جولائی کے دن بہت مشکل سے گزرے دن کو گرم لو چلتی رہی۔ شام کو اس قدر حبس ہو جاتا کہ دم گھٹنے لگتا۔ رات کو پچھلے پہر جا کر ہوا چلتی تھی۔ برف کا بھاؤ ۴ سیر سے ۲ سیر تک ہو گیا تھا خدا کا شکر ہے کہ ۸ جولائی کو علی الصبح قدرے بارش ہو جانے سے ہوا میں خنکی ہو گئی

—— لاہور مسجد شہید گنج لنڈا بازار کا جھگڑا جو کئی دنوں سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان تھا۔ مسجد گرا دی گئی ہے۔ اور شہر میں مارشل لاء کا نفاذ ہو گیا ہے۔ نیز شہر میں چپے چپے پر پولیس اور فوج کے پہرے متعین کر دیئے گئے ہیں۔ سرکاری اعلان ہے کہ ایک دوسرے پر قاتلانہ حملہ کرنے والے کو گولی کا نشانہ بنا دیا جائیگا

—— لاہور ۷ جولائی کو ایک سکھ زیادہ شراب پینے سے اور ایک پٹھان زیادہ گرمی کی شدت سے مر گیا۔

—— دہلی میں ۵ جولائی کو ہیبت ناک آندھی آنے سے ایک نو تعمیر شدہ مکان گر گیا۔ ایک مسلم خاندان کے ۷ افراد لقمۂ اجل ہو گئے۔ انا للہ۔

—— کپور تھلہ میں دو ہندو گرفتار کئے گئے ہیں جو دن کو سادھوؤں کے بھیس میں رہتے تھے اور رات کو چوریاں کرتے تھے۔

—— کوئٹہ ۷ جولائی کی اطلاع ہے کہ زلزلے کے جھٹکے گاہے گاہے آتے رہتے ہیں مگر نقصان جان و مال کوئی نہیں ہوا۔

—— ایبٹ آباد میں ۵ جولائی کو خوفناک آگ لگ جانے سے شہر کا بیشتر حصہ خاکستر ہو گیا مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ نقصان مال کا اندازہ ابھی تک صحیح طور پر نہیں لگایا جا سکا۔

—— کانپور سٹی کوتوال کے مکان سے خوفناک قسم کا بم برآمد ہوا ہے جو بہت جلد پھٹ جانے والا تھا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— جبلپور کے نزدیک ایک مال گاڑی کا انجن مع ایک چھکڑے کے پٹڑی سے اتر گیا۔ انجن کا اکثر حصہ بالکل ناکارہ ہو گیا۔

یاد رکھئے!

کہ

ماہ جولائی میں قیمت اخبار یا میعاد مہلت ختم ہونے والے خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸ جون میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے ۲۳ جولائی تک قیمت یا مہلت یا انکار کی اطلاع موصول ہو جانی چاہئے ورنہ حسب دستور سابق ۲۶ جولائی کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔ (مینجر)

—— صوبہ متحدہ کی گذشتہ سال کی رپورٹ مظہر ہے کہ صوبہ مذکور میں ایک لاکھ سیر بھنگ اور ۲۱ ہزار سیر چرس استعمال ہوئی (ترقی تہذیب؟)

—— بنگال میں دریائے دھرالہ میں خوفناک سیلاب آنے سے بہت سا رقبہ زیر آب ہو گیا ہے نیز بارشوں کی کثرت سے جیوٹ (سن) کی تمام فصلیں تباہ ہو گئیں۔ (یہاں بارش کو ترستے ہیں)

—— پنجاب میں ابھی (۹ جولائی) تک سلسلہ برسات جاری نہیں ہوا۔ اللّٰھم اغثنا۔

اسلامی ممالک کے حالات عراق کے شورش پسند شیخ خادان کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔

—— عراق کے اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ایک عظیم الشان عراقی نمائش منعقد کی جائے گی جس میں شام، فلسطین، شرق اردن کی حکومتیں بھی تعاون کریں گی۔

—— اسکندریہ کے یہودیوں کی خاصی تعداد فلسطین میں رہائش اختیار کرنا چاہتی تھی مگر مصری پولیس نے ان کے جہازوں کو واپس اسکندریہ بھیج دیا

—— مصر و یونان کے درمیان ایک جدید تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے یونان نے مصری سامان سے پابندیاں ہٹالی ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے نمائندے روئی خریدنے کے لئے قاہرہ میں گشت کر رہے ہیں۔

—— ترکی میں چند پادریوں نے قانون لباس کے خلاف مظاہرے کئے۔ پولیس کے منع کرنے کے باوجود مظاہرین نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ آخر پولیس نے مجبور ہو کر ان پر گولی چلائی۔

—— ایران میں زلزلہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوا ہے کہ علاقہ ماژندراں میں زلزلے سے ۳۳ گاؤں تباہ ہو گئے۔

غیر ممالک شنگھائی ۷ جولائی کو ۲ ہزار چینی باغیوں نے پوینگ پر حملہ کر دیا۔ جنکو سرکاری افواج نے شکست دیدی۔

—— اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی ہوائی جہاز میں سیر کر رہے تھے کہ جہاز پر آسمان سے بجلی گری۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— لنڈن کی اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ میں ترمیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس کے لئے مسلمان کوشش کر رہے تھے

—— ٹوکیو کی اطلاع ہے کہ دو جاپانی جہازوں کا تصادم ہو جانے سے ۵۷ مسافر اور ۶ ملاح غرق ہو گئے۔

فتویٰ فنڈ ۱۲ر۔ تفصیل آئندہ۔

جدید اخلاقی [illegible] - اس کے مطالعہ سے بہت جلد (۱۰) بگڑی [illegible] - قیمت ۲ر (نور [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۹- ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۵)

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلہ کے چار نمبر آچکے ہیں آج پانچواں نمبر ہدیہ ناظرین ہے۔

واقعہ دیرینہ مولانا محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی کی لڑکی کے نکاح کی تقریب میں حافظ محمد صاحب ساکن لکھو کے ضلع فیروزپور مؤلف تفسیر محمدی پنجابی آئے تھے۔ میں بھی اپنے استاد مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ شریک مجلس تھا۔ حافظ صاحب سے کسی نے کہا کہ حنفی کہتے ہیں کہ گردن کا مسح حدیث میں آیا ہے اہل حدیث کیوں نہیں کرتے۔ بوڑھے بزرگ (حافظ صاحب) نے نرم لفظوں میں فرمایا غنیمت ہے حنفی لوگ حدیث کا نام تو لیتے ہیں گو ضعیف ہی ہو۔ یہی کیفیت ہماری ہے ہم خوش ہوتے ہیں اگر کوئی حنفی خاصکر رسمی حنفی ہم پر حدیث کی مخالفت کا الزام لگاتا ہے کیونکہ اسی بہانہ سے آپس میں حدیث کا چرچہ ہوتا رہتا ہے انہی معنے میں میرا ایک پرانا شعر ہے

ثنا خوانوں کو تیرے سخ پہ گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا تیرا چرچہ جہاں ہوتا

ہم اس سلسلے میں نویں حدیث بسرت پیش کرتے ہیں جو "الفقیہ" کے نامہ نگار نے ہمارے برخلاف پیش کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

حدیث نہم حسید فرماتے ہیں کہ میں سائب کو جو بیرہ اندھا تھا تندرست پایا۔ سائب نے فرمایا کہ مجھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ مگر حضور کی دعا نے نفع دیا۔ مجھے میری خالہ حضور کے پاس لے گئی اور عرض کیا کہ حضرت یہ میری ہمشیرہ کا بیٹا ہے۔ اور یہ بیمار ہے اس کے واسطے دعا کرو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ کہتے ہیں کہ انبیاء اولیاء ناکارہ ہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے۔ بتاؤ اس بیمار کو حضور سے نفع پہنچا یا نہیں۔ اگر پہنچا ہے تو وہابی اس حدیث کے منکر ہوئے یا نہیں۔ ضرور ہوئے۔ اسی واسطے ہم اولیاء اللہ کے پاس جاتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ہمارے واسطے دعا کرو۔ تاکہ ہماری بدنی اور روحانی بیماریاں خدا تعالےٰ دور کردے۔ سید جو حضور کی جزء ہیں۔ مثلاً جناب سیدنا و مولانا اعلیٰ حضرت محدث علیپوری کے پاس ہم جاتے ہیں۔ اس لئے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں شفا کلی عطا فرمائے آمین۔ تو یہ ہمیں مشرک و کافر کہتے ہیں۔ حالانکہ سنت طریق ہے۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۸ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث معترضین پر بڑا افسوس یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہاں اعتراض کرنے میں بڑی جلدی کرتے ہیں ورنہ کسی اہل حدیث کا یہ مذہب نہیں کہ کسی بزرگ سے دعا کی درخواست کرنا شرک ہے۔ ہاں معترضین اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کو یہ بات بناتے ہیں۔ ہم دونوں مضمونوں کے الفاظ درج کردیتے ہیں۔ ناظرین خود ہی فیصلہ کریں اور مضمون نگار از روئے انصاف غور کریں کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔

دعا بذریعہ ولی	دعا از ولی
(زندہ پیر کو مخاطب کرکے)	(زندہ پیر کو مخاطب کرکے)
یا حضرت! آپ میرے لئے دعا کریں خدا میری تکلیف دور کرے۔	یا حضرت! آپ بڑے پہنچے ہوئے ہیں آپ کے ایک اشارے سے بیڑا پار ہوجاتا ہے آپ ازراہ مہربانی میری تکلیف دور کردیں
(یہ جائز ہے)	(یہ شرک ہے)

اگر فوت شدہ پیر کو مخاطب کرکے یوں کہے،

امداد کن امداد کن ۔ از بندہ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن ۔ یا شیخ عبد القادرا

تو دو وجہ سے شرک ہوگا اول ندائے اموات کی وجہ سے دوم غیر اللہ سے دعا ہونے کی وجہ سے۔

معترض صاحبان! یہ ہے اہل حدیث کا مذہب اور یہ ہے اس کا حکم جو آپ کو بھی مسلم ہے یا ہونا چاہئے۔ اب بتائیے آپ لوگ جو اپنے پیر علی پوری کو مخاطب کرکے کہا کرتے ہیں کہ

تو وہ مسیح زماں ہے کہ قُم اگر کہہ دے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

یہ دعاء پیر کے واسطہ سے ہے یا براہ راست اسی سے ہے۔ یقیناً دوسری صورت ہے لہذا مختصر یہ ہے کہ کسی زندہ صالح بزرگ کی خدمت میں عرض کرنا کہ آپ میرے لئے خدا سے دعا کریں جائز ہے اور خود اس بزرگ صالح سے دعا کرنا شرک ہے جیسے

المدد! یا شاہ جیلاں المدد!

مولوی خرم علی اصلی حنفی نے کیا سچ کہا ہے ؎

ردّ الملحدین، از حضرت علامہ ... (۱۱) جلد اول ... نمبر ... (اہلحدیث)

ــہ خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

یہی معنی ہیں شیخ عطار حنفی صوفی کے کلام کے ــہ

غیر حق را ہرکہ خواند اے پسر
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

ان سب کا مدار خدا کا کلام ہے :۔

لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (پ ۱۱۔ ع ۱۷)

یعنی اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکاریو جو نہ تجھے نفع دے نہ نقصان اگر تو نے ایسا کیا تو تو فوراً ظالموں (مشرکوں) سے ہو جائیگا۔

پس جو امر حدیث سے ثابت ہے وہی اہل حدیث کا عقیدہ ہے اور جو قرآن شریف سے ثابت ہے اہل شرک اس کے مخالف چلتے ہیں۔

حدیث دہم حضور فرماتے ہیں کہ کوئی شے ایسی نہیں جس کو میں اس مقام پر نہیں دیکھتا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ رہا ہوں بتاؤ کونسی شے باقی رہی جس کا آپ کو علم نہیں وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ حضور کے لئے علم غیب نہیں مانتے " (حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس حدیث کی تشریح بھی قرآن مجید اور دوسری حدیثوں کے ساتھ ہم کرتے ہیں کیونکہ ہمارا ایمان قرآن مجید اور ساری حدیثوں پر ہے بعض پر نہیں۔ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے ملا کر یہ مطلب صحیح معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کو ایمان میں داخل کیا گیا ہے ان چیزوں کو میں (آنحضرت) نے یہاں دیکھ لیا مثلاً ملائکہ لوح محفوظ جنت دوزخ وغیرہ۔

بھلا آپ ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے سر کے بالوں کی تعداد بھی معلوم تھی؟ (مفصل آگے آتا ہے)

حدیث ۱۲ آپ نے فرمایا کہ صفیں قائم کرو میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ بشر سمجھتے ہیں حالانکہ بشر کا یہ خاصہ نہیں کہ پیچھے سے دیکھ سکے۔ آپ دیکھتے تھے "

" رسول خدا فرماتے ہیں کہ کیا تم میری طرف دیکھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شے پس پشت ہے غائب ہے۔ جسکو حضور قسم اٹھا کر بیان کرتے ہیں کہ میں غائب کو بھی جانتا ہوں۔ یہ نام کے اہلحدیث کہتے ہیں کہ اگرچہ پیغمبر قسم اٹھا کر کہے کہ میں دیکھتا ہوں مجھ سے پوشیدہ نہیں مگر ہم کبھی نہ مانینگے بتاؤ یہ اہلحدیث ہیں یا منکر حدیث "

(الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث بشر کہنے والے وہابی ہی نہیں بلکہ خود وہاب بھی ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو تو سنو :۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔

اے رسول کہدے سوائے اس کے نہیں میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے۔

نتیجہ جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا جائز نہیں جانتے درحقیقت وہ رسول اللہ کی رسالت کے منکر ہیں کیونکہ رسول کے معنی میں بشر داخل ہے۔ علم عقائد میں رسول کی تعریف یوں کی گئی ہے :۔

ھو بشر بعثہ اللہ لتبلیغ احکامہ

(شرح عقائد وغیرہ)

جو بشر نہیں وہ رسول بھی نہیں۔ ذرہ کسی منطقی سے پوچھئے جو حیوان نہیں وہ انسان بھی نہیں۔ بس تم لوگ مع اپنے مرشد پیر جماعت علی شاہ کے سوچ لیں کہ رسول اللہ کی بشریت کا انکار تم کو کہاں پہنچائے گا اور سنئے!

بے شک آنحضرت بشر تھے بے شک حالت نماز میں آپ کو یہ وصف حاصل تھا۔ مگر بشریت کی وجہ سے یہ حالت ہر وقت نہ رہتی تھی اسی لئے تو ایک صحابی کے یہ کہنے پر کہ پانی نزدیک ہی ہے آپ نے فرمایا مایدرینی لعلی لا ابلغہ (مشکوٰۃ باب استحباب المال) مجھے کیا معلوم کہ میں وہاں تک پہنچونگا۔ مسئلہ علم غیب کا ذکر مکرر درج ذیل ہے کیونکہ اہل سنت اور اہل بدعت میں یہ حد فاصل ہے جس کا فیصلہ کلام الٰہی نے صاف کر دیا ہوا ہے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (پارہ ۷۔ رکوع ۱۱)

(اے رسول) کہہ دے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں نہ میں غیب جانتا ہوں۔

عام اطلاع جتنی حدیثیں غیب دانی کی آپ لائیں گے سب کی تشریح یہ آیت کریگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے اور جو کچھ ان احادیث میں مذکور ہوگا اول تو اس سے مراد وہ غیب نہیں جس کے اہل حق منکر ہیں دوم وہ واقعات قضیہ وقتیہ تھے دائمہ مطلقہ نہ تھے۔

تفہیم ایک دفعہ پھر ہم آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس سنئے! غیب متنازعہ وہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔

یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جو کچھ خشکی اور سمندروں اور دریاؤں کی تہ میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے۔

مثلاً آپ ایک چیونٹی کو لیجئے اس کی بابت سوچئے کہ کتنی اس کی ٹانگیں ہیں کتنی اس کی قوت بینائی ہے کتنی سمع ہے کتنی قوت رفتار ہے کتنا مغز ہے کتنا دل ہے کتنا پھیپھڑا ہے وغیرہ۔ اس سے فارغ ہو کر اس کی ماں کی طرف خیال کیجئے کہ اس کے ماں اور باپ کون تھے؟ پھر ایک چیونٹی کو مع اس کے حالات کی تشریح کے ابتدائے دنیا سے جاننا پھر یہ جاننا کہ اس کی نسل سے کتنی چیونٹیاں ہونگی اور کس کس وقت ہونگی انکی زندگی کتنی ہوگی اخیر دنیا تک ایک سے فارغ ہو کر زمین کی ساری چیونٹیاں کتنی ہیں کتنی مر چکی ہیں کتنی

سیرت النبی جلد سوم۔ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی [illegible] (۴۱۳) [illegible]

پیدا ہونگی وغیرہ۔ پھر اسی طرح ہر ایک کیڑے مکوڑے پھر ہر چرند پرند کے حالات بالتفصیل جاننا زمین ساری کے حیوانات حشرات الارض کے بعد انسانوں کو اسی تشریح سے جاننا۔ پھر زیر سمندر سب موجودات کو جاننا پھر آسمان کے سب ستارے سیارے ملائکہ وغیرہ کا مفصل حال کو جاننا۔ پھر زمین کی پیداوار مثلاً ایک مربع گز زمین کو لیجئے اس میں آج کیا پیدا ہوا ہے اس کے اجزاء کیا کیا ہیں، اس کو پانی کتنا پہنچا ہے، ہوا کتنی پہنچی ہے، آج سے پہلے گذشتہ موسم میں یہاں کتنا غلہ پیدا ہوا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اسی طرح ابتدائے آفرینش سے حساب کیجئے پھر آئندہ اس ٹکڑے میں کتنا غلہ پیدا ہوگا پھر کتنا ہوگا علیٰ ہذا القیاس تا انتہائے دنیا۔ اس ایک مربع گز کی طرح ساری زمین کا حال جاننا بھی علم غیب میں داخل ہے۔

علم غیب کے مدعی خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر کی شہادت سے بتا سکتے ہیں کہ اس تشریح بلکہ اس سے زیادہ تشریح کے ساتھ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتے ہیں؟ اور اسی تشریح کے ساتھ کسی حدیث سے ثبوت دے سکتے ہیں؟

اچھا اگر دے سکتے ہیں تو مہربانی کر کے کسی حدیث سے اتنا ہی بتا دیں کہ رسول اللہ کو معلوم تھا کہ میری ڈاڑھی کے بال اتنے ہیں اور آپ کی ڈاڑھی کے اتنے۔ کیونکہ اللہ کے علم غیب میں تو اس کا علم بھی داخل ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے علم غیب کی قدرے تشریح جس کے اہل حق منکر ہیں۔ اس کے جواب میں جو بتایا جاتا ہے کہ آنحضرت نے فلاں موقع پر سب کچھ بتا دیا۔ پس علم غیب ثابت ہوگیا۔ اے بندۂ خدا سب کچھ تو بڑی چیز ہے اس تشریح کے ساتھ تو ایک چیونٹی کا حال بھی بیان کر سکتے تو اس کے لئے وہ وقت بھی جس میں ارشاد فرمایا تھا کافی نہ ہوتا بجائیکہ ما فی البر و البحر کا سارا حال بیان فرمادیتے اللہ اکبر! شیخ عطار مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار
ہر کہ گوید من بدانم تو ازو باور مدار
مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

تعجب تو یہ ہے کہ ان حضرات (قائلین علم غیب) کو علم غیب کا اظہار کرتے ہوئے حنفی مذہب کی تصریحات کا بھی خیال نہیں رہتا۔ جہاں اصرح عبارت یہ ہے۔ ذکر الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

یعنی علماء حنفیہ کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا ہے کہ جو کوئی آنحضرت کے لئے علم غیب کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے (شرح فقہ اکبر) اللّٰہم احفظنا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی، مولانا کفایت اللہ دہلوی اور جماعت احمدیہ لاہوری

مثلث مساوی الاضلاع

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" میں ایک چیلنج بنام مولانا کفایت اللہ دہلوی دیکھا گیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی نسبت علماء اسلام عموماً دعوےٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا اور منکرین مسلمانوں کو کافر کہا۔ ہم آپ (مولانا کفایت اللہ) کو صدر جمعیۃ العلماء کی حیثیت سے منتخب کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے امیر مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ اس خصوص میں مباحثہ کرلیں۔

اس کے جواب میں جماعت المسلمین لاہور کی طرف سے جواب نکلا کہ ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں لاہوریوں نے لکھا کہ تم ہمارے مخاطب نہیں ہو۔ ہم تو آٹھ کروڑ مسلمانوں کی قائم مقامی کی مدعی جماعت کے صدر کو مخاطب کرتے ہیں تاکہ اس مناظرہ سے سب مسلمانوں کے ساتھ فیصلہ ہو سکے۔

اس کے بعد اخبار "پیغام صلح" میں ایک مضمون نکلا جس میں ذکر ہے کہ بابو عبد الحق صاحب احمدی مولانا کفایت اللہ کے پاس گئے اور ان سے کچھ سوالات کئے، جن کے جوابات مولانا نے جو دیئے وہ (بقول ان کے) سب کے سب عدم واقفیت از کتب مرزا پر مبنی ہیں۔ مولانا نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی اور بحث کے متعلق اپنی عدم واقفیت وغیرہ کا عذر کیا۔

ہم تو مرزائیوں کی بلکہ خود ان کے بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کی روایات کی بابت بہت پرانی رائے رکھتے ہیں کہ یہ جماعت مع اپنے پیشوا کے سب کے سب جابر جعفی کی پارٹی ہیں اس کا ثبوت ہم نے رسالہ "علم کلام مرزا" میں مفصل دیا ہوا ہے جس کا جواب کوئی مرزائی نہیں دے سکا نہ آئندہ دے سکتا ہے۔ اس لئے اس پیغامی تحریر کو ہم صرف اتنا خیال کر سکتے ہیں کہ شاید مولانا کفایت اللہ نے کتب مرزا پر تفصیلی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کرنے پر پوری توجہ نہ کی ہوگی اور بس۔

سوال ہم ان مدعیان تحقیق و تدقیق سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ آپ کا انصاف اور طریقۂ تحقیق ہے کہ کسی عالم کو یہ جان کر کہ وہ آپ کے لٹریچر سے پورا واقف نہیں مخاطب کر کے چیلنج دینا اور واقفوں کی طرف رخ نہ کرنا پھر اس کا نام تحقیق حق اور تبلیغ دین رکھنا ابلہ فریبی نہیں تو کیا ہے؟ بحالیکہ آپ جانتے ہیں کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں آپ کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے بفضلہ تعالیٰ

رسالہ مجددیہ ۔ فرقہ شیعہ کی تردید میں از حضرت مجدد الف ثانی سرہندی (۱۳) ۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث)

کئی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈ ہوگے چراغ رخ زیبا لیکر

بس اگر آپ کو ان دونوں مسئلوں کی تحقیق کا شوق ہے جس کے لئے مولانا کفایت اللہ صاحب کو آپ نے چیلنج دیا ہے تو آپ ادہر رخ کیجئے ہم آپ کا چیلنج قبول کرکے دونوں مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔

دفع دخل اگر یہ خیال ہو کہ مولانا کفایت اللہ کو بوجہ جمعیتہ العلماء کی صدارت کی وجہ سے چیلنج دیا تھا آپ اس کے صدر نہیں ہیں لہذا ہم آپ سے بحث نہیں کریں گے تو جواب سنو! میں جمیعتہ العلما کا صدر نہیں مگر میں تمہارے بانیٔ سلسلہ کا مدمقابل ہوں جس کو وہ ہمیشہ مخاطب کرتے رہے یہاں تک کہ آخرکار آپ نے آخری فیصلے کا جو اعلان کیا وہ خاص میری ذات خاص سے متعلق تھا کیونکہ آپ نے میری موت کو تمام مباحث میں فیصلہ کن قرار دیا تھا۔ غور کریں میری یہ حیثیت ضائع نہیں ہوئی۔ اب بھی بحال ہے بلکہ بڑی قوت سے بحال ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس بحث کے بعد

دوسری بحث آخری فیصلے پر بھی ہوگی۔ یعنی دو مسئلے آپ کی طرف سے زیر بحث ہونگے اور ایک میری طرف سے۔ رہا منصفوں کا تقرر سو یہ امر بالکل آسان ہے۔ مجھے وہی صورت منظور ہوگی جو آپ کے بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ امید ہے آپ کو اس سے اعتراض نہ ہوگا۔ آپ کے پوچھنے پر وہ حوالہ بتایا جائے گا۔ سردست اتنا اصولی طور پر نوٹ کیجئے کہ منصفوں کی صورت وہی ہوگی جو بڑے مرزا صاحب نے کل آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ جسکو بحیثیت اتباع مرزا تسلیم کرنا آپ کا فرض ہے کیونکہ آپ کا سارا تانا بانا مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کے لئے ہے۔ اگر اب بھی آپ نے میرے ساتھ مباحثہ کرنا منظور نہ کیا بلکہ اور کسی صاحب کو مخاطب کیا تو میں ایک سرد آہ بھرکر کہوں گا ؎

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتۂ ستم تیری غیرت کہاں گئی

ویدوں کے مصنف

(از پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ گورداسپور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

پنڈت جی مزید پوچھتے ہیں کہ:۔

"کیا یم یمی سچ مچ کوئی دو بولتے ہوئے شریر دھاری (مجسم) جیو ہیں بالکل نہیں!"

ہاں مہاشہ جی! یم۔ یمی دو سگے بھائی بہن تھے۔ نہ کہ بے جان۔ سوامی دیانند جی نے بھی انہیں انسان ہی مانا ہے نہ کہ حیوان یا بے جان۔ سنئے رگوید ۱۰۔۱۷۔۱ و ۲ میں اسی یم۔یمی کو سرنیو اور ودسوان کی اولاد لکھا ہے جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲۔۱۰ میں بھی لکھا ہے کہ

"तत्रेतिहासमाचक्षते-त्वाष्ट्री सरण्यू र्विवस्वत आदित्याद् यमौ मिथुनौ जनयाञ्चकार"

ترجمہ (آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی جی) "توشٹا کی پُتری (بیٹی) سرنیو نے ودسوان (سورج) سے یم۔یمی کے جوڑے کو اُتپن (پیدا) کیا"۔ (بلفظہ)

مہاشہ جی یہ بھی بتلاویں کہ سورج سے سرنیو نے اولاد کیونکر حاصل کی؟ دیکھئے وید میں کتنی بڑی عقلمندی کی بات لکھی ہے۔

یہی یم۔یمی بہن بھائی رگوید کے کئی شوکتوں کے رشی بھی ہوئے ہیں۔ مہاشہ دشو ناتھ جی یم سے مزید لکھتے ہیں کہ:۔

"آگے چلکر رگوید منڈل ۱۰۔ شوکت ۸۵ جس کا رشی سوریہ ساوتری ہے ورنن ہے اور وہاں لڑکی کا نام نہیں جس کے بیاہ کا ذکر اس شوکت میں آیا ہے وید میں اتہاس نہیں ہے"

مہاشہ جی کے زعم میں اس شوکت کا رشی سوریا ساوتری کوئی مرد ہے۔ اسی لئے جس کا رشی صیغہ مذکر کا استعمال کیا ہے۔ مہاشہ جی کی جوتی سے خواہ سوریا ساوتری مرد ہو یا عورت۔ مہاشہ جی کو اپنی تنخواہ سے مطلب۔ بقول کہ ساری رات زلیخا پڑھی لیکن پتہ نہ چلا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد؟ یہی حال ہمارے پنڈت جی کا ہے۔ مہاشہ جی سنئے۔ سائین آچاریہ اتھرو وید کانڈ ۱۴ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ

"सूक्तारम्भे सूर्या नाम या सूर्य रूपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा वर्णिता"

ترجمہ شوکت کے شروع میں سوریا ساوتری سورج کی بیٹی دیوی کا نام آتا ہے۔ اسی (سوریا ساوتری دیوی) کے بیاہ کا حال اس شوکت میں پایا جاتا ہے

رسالہ دھرم بابت نومبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۴ پر پنڈت دامودر ساتولیکر جی بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"اس شوکت میں آتم دیوتا کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے۔ ارتھات (یعنی) ساوتری سوریا نے اپنے ہی ووا ہ کا ورنن (بیاہ کا ذکر) جیسا وواہ ہوا ہے ویسا کیا ہے"۔ (بلفظہ)

پس رگوید منڈل ۱۰ شوکت ۸۵ یا اتھرو وید کانڈ ۱۴ شوکت ۲ میں اس شوکت کی رشی سوریا ساوتری کے اپنے ہی نکاح کا حال درج ہونے سے بلاشک و شبہ ثابت ہے کہ یہ شوکت سوریا ساوتری نامی لڑکی کی تصنیف ہے اور اسی طرح سارے وید انسانوں کی تصانیف ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ملاحظہ فرماویں ویدوں کے متعلق اس سے بہتر تصنیف عرصہ پانچہزار برس سے دنیا میں نہیں لکھی گئی۔ قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ آتمانند ست دہرم منڈل معرفت آتما سنگھ بٹالہ (ضلع گورداسپور)

الزاق الکعبین

نماز میں پیر ملانے کا حکم

(مرقومہ مولوی محمد احمد صاحب سرائیمر)

اس مضمون کی پہلی قسط ۱۱ جون کے اہلحدیث میں شائع ہو چکی ہے اب دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔

باب الزاق المنکب بالمنکب و القدم بالقدم فی الصف ۔ فی فتح الباری قوله باب الزاق ای المراد بذٰلک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خلله والامر بسد خلل الصف والترغیب فیه احادیث کثیرة اجمعها حدیث ابن عمر عند ابی داؤد وصححه ابن خزیمه والحاکم و لفظه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصله الله و من قطع صفا قطعه الله ۔ (ترجمہ) کندھوں کو کندھے کے ساتھ اور قدم کو قدم کے ساتھ ملانا اور چسپاں کرنا یہ باب بخاری میں ہے اور فتح الباری میں ہے۔ تعدیل صف اور فرجہ کے بند کرنے میں اس حدیث سے مبالغہ مراد ہے اس لئے صف کے فرجہ بند کرنے میں اور نیز اس کی ترغیب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے جامع حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے ۔ یہ ابوداؤد میں ہے اور اس کو ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے لفظ اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو خوب سیدھی رکھو اور مونڈھوں کو مونڈھے کے مقابل کرو اور فرجوں کو بند کرو اور شیطان کے لئے فرجوں کو نہ چھوڑو۔

(۱۰) عن جابر بن سمرہ السوائی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا تصفون کما صف الملائکة عند ربها قال قلنا کیف تصف الملائکة عند ربها قال یتمون الصف الاول و یتراصون فی الصف ۔

(ترجمہ) جابر بن سمرہ سوائی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیوں نہیں تم لوگ صف میں کھڑے ہوتے جیساکہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں جابر نے کہا کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اور کس طرح فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ پہلی صفوں کو پوری بھر لیتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں ۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

(۱۱) حدثنا سماک بن حرب انه سمع النعمان بن بشیر یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی الصف حتی یجعله مثل الرمح او القدح قال فرای صدر رجل ناتیا فقال رسول الله صلعم سووا صفوفکم او لیخالفن الله بین قلوبکم ۔

(ترجمہ) حدیث کی ہم سے سماک بن حرب نے انہوں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم صف کو سیدھی کرتے یہاں تک کہ اس کو نیزہ یا تیر کی طرح سیدھی کرتے نعمان نے کہا کہ ایک مرد کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو خوب برابر کرو ورنہ اللہ تم لوگوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا۔ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

اس وقت مسلمانوں میں اسی وجہ سے اختلاف ہے کہ صفوں کو خوب درست اور سیدھی نہیں کرتے جو شخص جہاں چاہتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے۔

(۱۲) عن عائشہ رض قالت قال رسول الله صلعم ان الله و ملائکته یصلون علی الذین یصلون الصف ومن سد فرجة رفعه الله بها درجة ۔ (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے جو لوگ صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں، ان پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کشادگی بند کرتا ہے اللہ اس کے ذریعہ سے درجہ بلند کرتا ہے۔

اب ذرا غور سے سنیں ان تمام حدیثوں سے صف میں ملکر کھڑے ہونے کا ثبوت بین معلوم ہوتا ہے اور صحابہ کرام کا تعامل برابر ہوتا چلا آرہا ہے۔ کسی صحابی یا تابعی سے اس کی نفی نہیں ثابت ہوتی اور کس قدر وعید اس کے لئے معلوم ہوتی ہے جو صف میں مل کر نہ کھڑا ہو ۔ بلکہ شریعت (نبی صلعم) سے مبالغہ کا ثبوت ہوتا ہے جبکہ شریعت نے اس میں مبالغہ کیا ہے تو ہم کو بھی وہی لازم ہے خیال کرو کہ جب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو برابر کرو میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اس وقت صحابہ کرام نے اپنے کندھوں کو دوسروں کے کندھوں سے اور قدم کو قدم سے ملانا شروع کر دیا ۔ بلکہ ایک روایت میں ہے اپنے ٹخنوں کو ٹخنے سے ہم لوگ ملاتے تھے ۔ اور صف میں رسول اللہ صلعم کے سامنے۔ حالانکہ یہ نہیں فرمایا کہ قدموں کو قدموں سے اور ٹخنے کو اپنے ٹخنے سے ملاؤ۔ لیکن صحابہ کرام نے یہی سمجھا کہ رسول اللہ صلعم کا مقصد یہی ہے اور فرجہ اسیوقت بند ہو سکتا ہے جبکہ قدم قدم سے ملے ورنہ کشادگی باقی رہے گی ۔ بخلاف اس کے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ غسل کرتے وقت پلکوں کے اندر پانی ڈالتے تھے یہ ان کا ایک فعل ہے جو ہم پر عمل لازم نہیں ہے ۔ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو کرتے وقت علاوہ کہنیوں کے اوپر بھی دھوتے تھے یہ بھی انہیں کا عمل تھا ۔ رسول اللہ صلعم کا حکم نہیں تھا۔ وضو کی بابت تو صرف اسباغ الوضو فرمایا ہے اور بس ۔ پھر اگر آپ حنفی ہیں تو عدم الزاق

ahmadmuslim.de

وعدہ ام الرجس کے بارہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے تو ایک حد تک مناسب تھا۔ اور میں تو بمقابل ان حدیثوں کے اس کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے عقیدہ کے خلاف ہوگا۔

امام طحطاوی رحمہ اللہ کا قول آپ نے دکھلایا ہے وہ بالکل مبہم وغیر واضح ہے۔ پھر اگر امام موصوف کی نظر ان حدیثوں پر ہوئی ہوگی تو ہم اس کو تنہا مصلی کے اوپر محمول کرتے ہیں اور وہ محل عمل قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات ہرگز عقل باور نہیں کرتی کہ ان حدیثوں کو دیکھتے ہوئے اس کے برخلاف عقل اور رائے سے مسئلہ لکھا یا کہا ہو کیونکہ یہ عمل آج تک کسی مجتہد یا امام کا دیکھنے میں نہیں آیا۔ بلکہ تمام ائمہ کا قول یہ ہے کہ جو مسئلہ ہمارا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف دیکھو اس کو دیوار پر پھینک دو اس پر ہرگز عمل نہ کرو۔

مولانا اشرف علی صاحب جن کو حکیم الامت کا لقب دیا گیا ہے وہ بھی اپنے خطبہ ماثورہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ صف میں خوب مل کر کھڑے ہو، فرجہ کو بند کرو اسی فرجہ سے شیطان آتا ہے اور نماز کو خراب کرتا ہے۔ اور انہیں حدیثوں میں سے بعض کو حاشیہ پر استدلال میں مع صفحہ کے پیش کیا ہے۔

قولہ احدنا۔ آہ۔ اقول احادیث مذکورہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا شیخ عبد الحق رحمہ اللہ کا ترجمہ لیا جائے تو محض لفظی ترجمہ سمجھا جاتا ہے ورنہ اس کا کوئی مفہوم نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک شخص تو پاؤں ملا دے اور دوسرا نہیں اگر ایک اپنے پہلو کے نمازی کے ساتھ ملا دیگا تو دوسرا بھی ملا دیگا ورنہ الزاق کا عمل ثابت نہ ہوگا۔ بہرحال کم از کم دو ہوں گے تو اس وقت اتصال ہوگا۔ اگر وہ صورت جو آپ نے فرمائی ہے قائم ہوتی تو ضرور جو نہیں ملاتا

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی (ص ۱۰۶) ... (ایڈیٹر اہلحدیث))

اس کو منع فرماتے کیونکہ تسویہ میں مبالغہ منظور ہے چونکہ تمام مصلیاں پاؤں ملاتے تھے اس لئے اختلاف تسویہ میں نہیں ہوا پس ایسی صورت میں روک ٹوک کی ضرورت نہیں ہوئی اور عام محاورہ اس لفظ کا عموم ہے بلکہ جہاں شریعت کو عموم منظور ہوتا ہے وہاں یہی لفظ احد سے کام لیا جاتا ہے اور ضمائر کی جانب مضاف کیا جاتا ہے۔ وہ ضمیریں خواہ غائب ہو، خواہ متکلم، خواہ حاضر۔ اور یہ اضافت معنوی ہوتی ہے۔ اور اس کا استعمال لفظ من کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ مثالوں سے ظاہر ہوگا۔

(۱) قال تانی البخاری وقال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة والقنسوة ویداہ فی کمہ۔ ترجمہ۔ اور کہا حسن نے قوم اپنے عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتی تھی۔ اور اس کے دونوں ہاتھ آستینوں میں رہتے۔ فی فتح الباری قولہ یداہ ای ید کل واحد منہم۔ ترجمہ۔ فتح الباری میں ہے قولہ یداہ یعنی ان میں ہر ایک کا ہاتھ آستینوں میں رہتا۔ شبہ ہوتا ہے کہ ایک آدمی کے دو ہاتھ ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ایک ہی آدمی ایسا کرتا تھا۔ اس کو دفع کر دیا کہ نہیں ہر ایک کا ہاتھ مراد ہے۔

(۲) عن انس بن مالک قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع احدنا طرف الثوب من شدة الحر فی مکان السجود۔

(ترجمہ) انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ایک ہم میں کا گرمی کی شدت سے سجدہ کی جگہ پر اپنے کپڑے کا کنارہ رکھ لیتا تھا۔ (تاکہ قدرے آرام ملے) یعنی ہم لوگ شدت کی گرمی سے کپڑے کو بجائے سجدہ رکھ لیتے تاکہ آرام ملے۔

(۳) عن ابی قتادة السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین۔

(ترجمہ) ابو قتادہ سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے کیا اس کے یہ معنی صحیح ہوں گے کہ ایک آدمی تم میں سے مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے اور ایک سے زائد آویں تو نہ پڑھیں اس کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ حکم عام ہے۔ (باقی آیندہ)

بائیبل اور مرض جریان

(از مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری)

شریعت حقہ میں صداقت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس میں ایسے احکام دیئے جاویں جو انسانی طاقت سے باہر نہ ہوں بلکہ ہر ایک انسان اپنی طاقت کے موافق شریعت پر عمل کر سکے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے باہر حکم کا مکلف قرار نہیں دیتا۔

مگر بائیبل میں اس اصول کے خلاف احکام بتائے گئے ہیں حالانکہ مسیحیوں کے نزدیک نجات بصورت کفارہ ہونی چاہئے۔ جس کے لئے نہ اعمال کی ضرورت ہے اور نہ ایسی قیود شاقہ میں مقید ہونے کی حاجت مگر باوجود اس کے بائیبل میں ایسے احکام موجود ہیں جو طاقت سے زیادہ ہیں۔ اور اس امر کی شہادت ہیں کہ یہ خالق کل کے احکام نہیں۔

اس وقت کتاب احبار ہمارے پیش نظر ہے جس میں مرض جریان کے مریض کے لئے چند احکام دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ مرض کسی کے بس کی بات نہیں۔ مریض حدوث مرض کے بعد بے بس ہے لیکن شریعت مسیحی کے احکام قابل غور ہیں جو کتاب احبار و گنتی و سموئیل وغیرہ میں مختلف امراض کے متعلق آئے ہیں سردست ہم صرف مرض جریان کے متعلق احکام نقل کئے دیتے ہیں۔ ارباب فہم خود ہی رائے قائم کریں کیا ایسے احکام تکلیف لایطاق ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کیا وہ کتاب خدائی کتاب ہو سکتی ہے یا کم از کم وہ حصہ جس میں یہ احکام اور اس جیسے اور مسطور ہیں

ahmadimuslim.de

کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے۔ بہر صورت کتاب احبار کی عبارت درج ذیل ہے۔ ناظرین بغور پڑھ کر نتیجہ اخذ کریں:-

"پھر خداوند نے موسےٰ اور ہارون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کرو اور ان کو کہو اگر کسی شخص کے بدن میں جریان کا مرض ہو تو وہ جریان کے سبب سے ناپاک ہے اور جریان کے وقت اس کی ناپاکی یوں ہوگی کہ کیا اس کے بدن سے جریان جاری ہو۔ کیا اس کا بدن جریان سے بند ہو وہ ناپاک ہے۔ جو شخص جسے جریان ہے جس بستر پر سوئیگا وہ بستر ناپاک ہے اور ہر ایک چیز جس پر وہ بیٹھ جائے ناپاک ہوگی۔ اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس چیز پر جس جگہ جریان والا بیٹھا ہو بیٹھے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی میں نہائے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس کے بدن کو جسے جریان ہے چھوئے تو وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اگر وہ جسے جریان ہے کسی شخص پر جو پاک ہے تھوک دے تو وہ شخص اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور وہ سب چیز جس پر وہ جریان والا سوار ہو ناپاک ہوگی اور جو کوئی کسی چیز کو جو اس جریان والے کے نیچے ہے چھوئے شام تک ناپاک رہے اور جو کوئی ان چیزوں کو اٹھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جس کو یہ شخص جسے جریان ہے بن ہاتھ دھوئے چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اور مٹی کا وہ باسن جسکو جریان والا چھوئے توڑا جائے اور ہر ایک باسن جو چوبی ہو پانی سے دھویا جائے اور جب وہ جسے جریان کا مرض ہے چنگا ہو جائے تو وہ سات دن اپنے پاک ہونے کے لئے گنے تب وہ اپنے کپڑے دھوئے اور اپنا بدن بہتے ہوئے پانی سے دھوئے تب وہ پاک ہوگا۔ آٹھویں دن دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لیکے خداوند کے حضور جماعت کے خیمے کے دروازے پر کاہن کے پاس لائے اور انہیں کاہن کے حوالے کرے اور کاہن گذرانیں ایک خطا کی قربانی کے لئے اور دوسرا سوختنی قربانی کے لئے اور کاہن اس جریان والے کی بابت اس کے لئے خداوند کے آگے کفارہ ہے۔" (ب ۱۵ آیت ۱- تا ۱۶)

ناظرین! غور کریں کہ شریف الطبع غریب آدمی احکام خداوندی پر چلنے کے خواہشمند جو کسی نہ کسی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہیں یا ہو جائیں وہ ان کی پابندی کر سکتے ہیں اگر نہیں تو مسیحی مذہب کے مفتی صاحبان ان کے حق میں کیا فتویٰ دیں گے۔ مگر فتوے احکام خداوندی سے جو آزادی کوئی وقعت نہ ہوگی۔

نکاح شغار کی تحقیق

یعنی نکاح مبادلہ

عرب کے دور جاہلیت میں عام طور پر تو نکاحوں میں علاوہ نکاح بصورت مہر مقرر ہوتا تھا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی لڑکی یا قریبہ کسی دوسرے کے لڑکے یا قریبی سے نکاح کر دیتا اس شرط پر کہ تو اپنی لڑکی یا قریبہ میرے ساتھ یا میرے لڑکے کے ساتھ نکاح کر دے۔ مہر اس میں کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس کا نام "شغار" تھا۔ پس شغار کے معنے اردو میں "نکاح مبادلہ" ہیں اور پنجابی زبان میں "وٹے داساک"۔ حدیث شریف میں اس قسم کے نکاح کی بابت منع آیا ہے۔ اب علماء کے دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے شغار میں اگر فریقین کی طرف سے مہر کی نفی ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا اگر مہر مقرر ہو تو چاہے بصورت تبادلہ ہو نکاح جائز ہے۔ راقم مضمون مولوی عبد الجلیل صاحب کی تحقیق فریق ثانی سے متفق ہے اس لئے فریق اول کے جواب میں آپ نے مضمون بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

پرچہ تنظیم میں اپریل ۱۹۳۵ء سے بطور ضمیمہ مسئلہ شغار کی ایک بسیط تحریر طبع ہو رہی ہے مگر فی الحقیقت وہ تحقیق تحقیق نہیں ہے محدثین کے مسلک سے کوسوں دور ہے۔ حضرت شیخ الہند شمس العلماء مولانا سید محمد نذیر حسین قدس اللہ سرہ العزیز کا فرکردہ و دیگر اہل حق کا فتوے دربارہ جواز مع المہر وخروج آں از شغار منہی عنہ مطبوع ضمیمہ فتاویٰ نذیریہ موجود ہے پھر مع المہر شغار منہی عنہ میں داخل کرنا متفقہ مسئلہ علماء اہل حدیث کے خلاف کرکے جماعت اہل حدیث میں ایک جداگانہ شق پیدا کرنا ہے۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس امر کے متعلق ایک مضمون مختصر حوالہ قلم ہو۔ جس سے حقیقت مسئلہ کی منکشف ہو۔ پس واضح ہو کہ حدیث لا شغار فی الاسلام شغار کو اسلام سے نفی کر رہی ہے یعنی اسلام میں شغار نہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ اسلام کے سوا کسی اور میں شغار تھا جسکو شارع علیہ السلام اپنے مذہب میں مغایر فرماتے ہیں کتب کے ملاحظہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جاہلیت یعنی زمانہ رسالت مآب کے قبل کے لوگوں کا ایک معمول بہ نکاح تھا۔ صراح و منتہی الارب میں ہے۔ شغار بالکسر نکاح جاہلیت۔ مختار الصحاح رازی، صحاح جوہری میں ہے۔ الشغار بالکسر نکاح کان فی الجاھلیۃ مصباح المنیر میں ہے۔ وکان

وکان شائعاً تاج المصادر بیہقی میں ہے۔ المشاغرۃ من الشغار وھو نکاح کان فی الجاھلیۃ : ابن العربی احکام القرآن میں لکھتے ہیں۔ فان الناس کانوا یتنا کحون فی الجاھلیۃ بالشغار - امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ کان الشغار من نکاح الجاھلیۃ ابن الاثیر نہایہ میں اور علامہ محمد طاہر فتنی مجمع بحار الانوار میں تحریر فرماتے ہیں - ھو نکاح معروف فی الجاھلیۃ - ان ائمہ لغت کی تصریحات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ یہ جاہلیت کے زمانہ والوں کا ایک قسم کا نکاح ہے۔ زمانہ جاہلیت والوں کا یہ نکاح کس طور کا تھا اس میں رائے زنی کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں جب یہ ایک قوم کا مرسوم معاملہ ہے تو بس اس میں ان کا طریق مرسوم معلوم ہو جانا بس کافی ہے جیسے کوئی امر توفیقی ہوا کرتا ہے ان کے مرسومی معاملہ میں فقہاء کو ان کی اصطلاح میں علماء کو رائے زنی کا کیا حق ہے نہایہ ابن الاثیر و مجمع بحار الانوار میں ہے :۔

ھو نکاح معروف فی الجاھلیۃ کان یقول الرجل للرجل شاغرنی ای زوجنی اختک او بنتک او من تلی امرھا حتی ازوجک اختی او بنتی او من امرھا ولا یکون بینھما مہر وتکون بضع کل واحدۃ منھما بضع الاخری۔

مقدمہ ابن رشد مالکی مختصر مدونہ صفحہ ۲ج ۲ میں ہے کان الرجل فی الجاھلیۃ یقول للرجل شاغرنی ای زوجنی ابنتک علی ان ازوجک ابنتی بلا مہر علامہ بیہقی تاج المصادر اور جوہری صحاح میں رازی مختصر صحاح یعنی مختار میں اور فاضل جمال صراح میں رقمطراز ہیں۔ واللفظ للتاج المشاغرۃ من الشغار نکاح کان فی الجاھلیۃ وھو ان یقول الرجل للاخر زوجنی بنتک او اختک علی ان ازوجک اختی او بنتی علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع منہ ومنہ الحدیث لاشغار فی الاسلام۔

قاموس میں ہے۔ الشغار بالکسر ان تزوج الرجل امراۃ علی ان یزوجک اخری بغیر مہر صداق کل واحدۃ بضع الاخری۔ اہل جاہلیت کا دستور العمل یہ تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے کہ تو مجھ سے اپنی دختر ہمشیرہ یا جو بھی تیرے زیر ولایت ہو نکاح کر دے۔ میں تجھ سے اپنی دختر یا ہمشیرہ یا جو بھی میرے زیر ولایت ہے نکاح کر دیتا ہوں مہر پھر کچھ نہیں فرج لو اور فرج دو اور آدمی لو اور آدمی دو۔ یہ تھا وتیرہ اہل جاہلیت کا جیسے بیک زبان ائمہ لغت نے بیان کیا ہے۔ تاج العروس صفحہ ۳۰۲ ج ۳ میں ہے

قال الشافعی و ابوعبید و غیرھما من العلماء الشغار المنھی عنہ ان یزوجہ الرجل حریمتہ علی ان یزوجہ المزوج حریمۃ لہ اخری ویکون صداق کل واحدۃ بضع للاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع عنہ۔

ابوعبید ائمہ لغت سے ہے اور امام شافعی کون ہیں سب واقف ہیں صاحب تاج العروس ان دونوں بزرگوں کے علاوہ بھی کل علماء سے بالاتفاق بیان کرتے ہیں شغار ممنوع وہی ہے جس میں آدمی اپنی محرمہ دیکر دوسرے کی محرمہ لے بلا مہر فرج منکوحہ دیکر فرج منکوحہ لے مہر بھی یہی سب کچھ یہی۔

بدایۃ المجتہد صفحہ ۳۵ ج میں ہے :۔ فاما نکاح الشغار فانھم اتفقوا علی ان صفتہ ھو ان ینکح الرجل ولیتہ رجلا اخر علی ان ینکح الاخر ولیتہ ولا صداق بینھما الا بضع ھذہ ببضع الاخر واتفقوا علی انہ نکاح غیر جائز لثبوت النھی۔ شغار کی تعریف و توصیف میں سب کے سب علماء متفق ہیں وہ یوں ہے کہ آدمی اپنی ولیہ کا کسی دوسرے سے اس بنا پر نکاح کر دے کہ وہ اپنی ولیہ کا اس سے نکاح کر دے مہر ان میں کچھ نہیں یہی کہ منکوحہ دی منکوحہ لی۔ نیز سب کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح بایں صفت جائز نہیں ممانعت ثابت ہونے کی وجہ سے کتاب الام صفحہ ۷۶ ج ۵ میں امام شافعی فرماتے ہیں۔ اذا انکح الرجل ابنتہ او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان ینکحہ ابنتہ او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری ولم یسم لواحدۃ منھما صداق فھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحل النکاح جب آدمی اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو ان کا نکاح کر دے اس بنا پر کہ دوسرا اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو نکاح کر دے مہر میں یہی ایک کی فرج کا لینا دوسری کا دینا کسی ایک کے مہر کا بھی ذکر نہ ہو بس یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ان عبارتوں سے شغار کی اصلیت و اسکی کیفیت روز روشن کی طرح معلوم ہو گئی اور اہل جاہلیت میں جس طریق سے معمول تھا وہ بھی معلوم ہو گیا۔ بالاتفاق ائمہ لغت و ائمہ اعلام زمانہ جاہلیت والوں کی غرض اس نکاح میں فرج کا فرج کے عوض اپنے لئے حلال کرنے کرانے ہی کی ہوا کرتی تھی۔ لاغیر یہ مقصد نہیں کہ جو نکاح بلا ذکر مہر کے ہوا ہو وہ بھی شغار ہی ہے۔ چونکہ ان کی غرض اصلا مہر کے عدم تقرر کی نہیں ہوتی بلکہ کسی وجہ سے تقرر مہر نہ آیا گر انہیں مہر دینا پڑیگا نکاح کے منعقد ہونے میں شبہ نہیں بخلاف شغار کے کہ اس میں مہر کا تقرر ہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ فرج ہی فرج کے مقابلہ میں دیدی اور لے لی۔ یہی ان کی غرض یہی ان کی غائت، یہی ان کا عندیہ ہے اور بس چھٹی مل گئی۔ لہذا اس نکاح میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نیز اگر کوئی اپنی مولیہ دے اور کسی کی مولیہ لے مگر باقاعدہ مہر وغیرہ کے ساتھ فرج کا فرج سے تبادلہ ہی مقصود نہ ہوا اس نکاح کو شغار نہیں کہتے۔ لڑکی لینا لڑکی دینا مہر کے تقرر کے ساتھ شرعاً شغار میں داخل نہیں اہل جاہلیت و اہل اسلام ہر دو کی نیتوں میں ہی زمین آسمان کا فرق ہے۔ اہل جاہلیت کی غرض لڑکی وغیرہ لینا اور دینا بطور تبادلہ کے مہر سے کوئی سروکار نہیں بلکہ فرج حلال کر دینا کرا لینا فرج دے دلا کر یعنی اپنی مولیہ دیکر اس کے عوض میں کسی کی مولیہ لینا ہے اس میں

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تنقید تقویۃ الایمان

(۱۱)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چنانچہ صحیح بخاری پارہ پانچ صفحہ ۳۲ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پارہ ۷ صفحہ ۲۲ اور پارہ ۸ صفحہ ۱۳ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

"لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول ومسجد الاقصیٰ انتہی"

یعنی نہ باندھے جاویں کجاوے اونٹ پر یعنی سفر کے لئے سوائے تین مساجد کے مسجد خانہ کعبہ اور مسجد نبوی مدینہ طیبہ اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس کے لئے انتہی۔

اور موطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ ۹۸ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

"قال لقیت بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری فقال من این اقبلت فقلت من الطور فقال لو ادرکتک قبل ان تخرج الیہ ماخرجت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تعمل المطی الا الی ثلثۃ مساجد الی المسجد الحرام والی مسجدی ھذا والی مسجد ایلیا او بیت المقدس یشک انتہی۔

یعنی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی میں نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے تو کہا انہوں نے مجھ سے کہاں سے آئے تم تو کہا میں نے کوہ طور سے تو کہا انہوں نے اگر ملتا میں تم سے پہلے اس سے کہ تم کوہ طور کو جاؤ تو نہ جانے تم طرف کوہ طور کے یعنی میں تم کو نہ چھوڑتا کہ تم وہاں جاتے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہ کام میں لائی جاوے سواری یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور مسجد ایلیا یا کہا بیت المقدس کی طرف اور دونوں ایک ہی ہیں انتہی:

فتح الباری شرح صحیح بخاری مسلمہ مولوی نعیم الدین میں مرقوم ہے:۔

"فقال الشیخ ابو محمد الجوینی یحرم شد الرحال الی غیرھا عملا بظاھر ھذا الحدیث واشار القاضی حسین الی اختیارہ وبہ قال عیاض وطائفۃ ویدل علیہ مارواہ اصحاب السنن من انکار بصرۃ الغفاری علی ابی ھریرۃ خروجہ الی الطور. واستدل بھذا الحدیث فدل علی انہ یری حمل الحدیث علی عمومہ ووافقہ ابوھریرۃ۔

"یعنی پس کہا شیخ ابو محمد جوینی نے حرام ہے جانا سوائے ان تین جگہوں کے بوجہ عمل کرنے ظاہر اس حدیث کے اور اشارہ کیا قاضی حسین نے اختیار کرنے میں اس کی طرف اور یہی کہا قاضی عیاض نے اور ایک جماعت نے اور دلالت کرتی ہے اس پر وہ جو روایت کی ہے اس کی اصحاب سنن نے انکار کرنے بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر کوہ طور کے جانے میں۔ اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے پس دلالت کرتا ہے اس پر کہ شامل کیا حدیث کو اس کے عموم پر اور موافقت کی ان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے"

اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان بریلوی اور مسلمہ مولوی نعیم الدین کے مصفےٰ شرح موطا صفحہ ۹۹ میں فرماتے ہیں

"مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق دریں جا آنست کہ در جاہلیت سفر میکردند بمواضع متبرکہ بزعم خویش پس آنحضرت صلعم سد باب تحریف فرمود وسفر را برائے مواضع متبرکہ غیر مساجد بقصد خصوصیت تبرک بآں مواضع منع فرمود تا امر جاہلیت رواج نگیرد ایاں نے بینی کہ بصرہ غفاری نہی را شامل طور داشت و ابوہریرہ را از طور منع کرد واللہ اعلم"

یعنی مترجم کہتا ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ جاہلیت میں لوگ سفر کرتے تھے مقامات متبرکہ کا اپنے گمانوں پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریف کا دروازہ بند فرمایا اور سفر مقامات متبرکہ کا سوائے (تین) مساجد کے بقصد خصوصیت تبرک ان مواقع کے منع فرمایا تا امر جاہلیت کا رواج نہ پکڑے کیا تو دیکھتا نہیں کہ بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ نے منع کو کوہ طور میں شامل رکھا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کوہ طور پر جانے سے منع کیا واللہ اعلم!

نیز شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:۔ "اقول کان اھل الجاھلیۃ یقصدون مواضع معظمۃ بزعمھم یزورونھا ویتبرکون بھا وفیہ من التحریف والفساد ما لا یخفی فسد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفساد لئلا یلتحق غیر الشعائر بالشعائر ولئلا یصیر ذریعۃ لعبادۃ غیر اللہ والحق عندی ان القبر ومحل عبادۃ ولی من اولیاء اللہ والطور کل ذلک سواء فی النھی:

یعنی میں کہتا ہوں تھے اہل جاہلیت کہ قصد کرتے تھے مقامات بزرگ کا اپنے گمان میں زیارت کرتے تھے ان کی اور برکت ڈھونڈھتے تھے ان کے ساتھ اور اس میں تحریف اور فساد ہے کہ پوشیدہ نہیں ہے پس بند فرما دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد کو کہ نہ مل جاوے غیر شعائر ساتھ شعائر کے تاکہ نہ ہو جاوے ذریعہ عبادت غیر اللہ کا اور حق میرے نزدیک یہ ہے کہ قبر اور جگہ عبادت کسی ولی کی اولیاء اللہ سے اور کوہ طور سب برابر ہیں منع ہونے میں"

نیز شاہ شاہ موصوف تفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں:

"من ذھب الی بلدۃ اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما ضاھاھا لاجل حاجۃ یطلبھا فانہ آثم اثم کبیر من القتل والزنا

تبویب القرآن ۔ [illegible] (۵۱۵) [illegible]

پس مثلہ الامن کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعوا اللات والعزیٰ انتہی (صواق ص۲۴۱)

یعنی جو جاوے اجمیر یا سالار مسعود غازی کی قبر کی طرف یا جہاں چاہے اپنی حاجت کے لئے مانگے ان سے تو یہ گناہ ہے کبیرہ گناہ بڑھ کر قتل اور زنا سے نہیں ہے مثل اس کے مگر عبادت معنوعات یا اس کے مثل کی جس طرح پکارتے ہیں لات اور عزیٰ بتوں کو انتہی"

اور شاہ صاحب موصوف کے خلف الصدق شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے بشرح حدیث لاتشد الرحال تعلیقاً علی البخاری فرماتے ہیں:-

"و یؤیدہ ما روی ابوهریرة من بصرة بن ابی بصرة الغفاری حین راجع من الطور وتمامہ فی الموطا وھذا الوجہ قوی من جھة مدلول حدیث بصرة واللہ اعلم بالصواب انتہی۔

یعنی اور تائید اس کی وہ ہے جو روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے جبکہ واپس ہوئے تھے کوہ طور سے اور تمام واقعہ اس کا موطا میں ہے اور یہی وجہ قوی ہے بسبب مدلول حدیث بصرہ کے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ تفہیم ص۵۳۔

علی ہذا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جیسے زاہد و عاشق زار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحالت قیام مقام ربذہ زیارت مسجد نبوی ہی کے لئے حاضر ہوئے چنانچہ شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشریہ ص۳۱۳ میں مرقوم ہے:-

بعد چندے برائے زیارت مسجد نبوی و ملاقات عثمان بمدینہ آمد۔

نیز شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص۵۲۵ بہ بیان اضافت مکہ معظمہ بطرف حق تعالیٰ کے فرماتے ہیں:-

"واگر کسے از قاصدان معابد کفار تفتیش نماید کہ شما برائے چہ و برائے کرمے روید البتہ واضح خواہد شد کہ اینہا در رفتن این مکانات قصد تقرب بمخلوق از مخلوقات خواہ روحانیہ باشند خواہ جسمانیہ سے نمایند واز توجہ بذات خالق غافل محض اند این قسم مکانے کہ محض برائے توجہ الی اللہ مقرر و معین باشد در اقطار زمین غیر از خانہ کعبہ و صخرۂ بیت المقدس یافتہ نے شود ولہذا ہمیں دو مکان را لیاقت قبلہ بودن حاصل شد پس آرے معابد کفار اگر مشابہتے دارند با قبور اولیاء و صلحاء یا چلہ ہائے ایشان دارند نہ با کعبہ و صخرہ شتان بینہما۔"

اور اگر کوئی شخص کفاروں سے جو اپنے معابد میں پرستش کرتے ہیں تفتیش کرے کہ تم لوگ کس لئے اور کیونکر ان معابد میں جاتے ہو البتہ واضح ہو جاویگا کہ یہ لوگ ان مکانات کے جانے میں ارادہ تقرب کسی مخلوق کا مخلوقات سے خواہ روحانیہ ہوں خواہ جسمانیہ کرتے ہیں اور توجہ ذات خالق حق تعالیٰ کی طرف سے محض غافل ہیں اس قسم کے مکان کہ محض توجہ الی اللہ کے لئے مقرر اور معین ہو کہیں زمین سوائے خانہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے پایا نہیں جاتا ہے و لہذا انہیں دونوں مکانوں کو لیاقت قبلہ ہونے کی حاصل ہوئی پس البتہ معابد کفار اگر مشابہت قبور اولیاء و صلحاء یا ان کے چلہ ہائے رکھیں ورنہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے ساتھ بڑا فرق ہے۔"

اور مکرر شاہ صاحب لکھتے ہیں:-

"واز ہمیں جا واضح شد سر تاکیدات بلیغہ کہ در حدیث شریف در نہی از زیارت قبور وارد شد رحال بسوئے موضعی غیر از مساجد ثلثہ واز آنکہ قبور انبیاء را مساجد سازند وارد شدہ مدعا ہمیں است کہ در عمل اکثر جہال را اعتقادے کہ مشرکین را در بزرگان خود بہم رسیدہ است بہم مے رسد و توجہ الی اللہ صرف باقی نے ماند مگر در پردہ و حجاب آں ارواح و ایں قدر توجہ در آخرت کہ وقت ظہور صلاح و فساد نفس انسانیہ است بکار نے آید انتہی۔"

یعنی اور اسی مقام سے واضح ہوا سر تاکیدات بلیغہ کا کہ حدیث شریف میں ممانعت زیارت قبور سے وارد کجاوے باندھنے کی کسی مقام کیلئے سوائے تین مسجدوں کے اور اس بات سے کہ قبور انبیاء کو سجدہ گاہ بنا لیں وارد ہوئی ہے مدعا یہی ہے کہ عمل اکثر جہال کا اس اعتقاد پر کہ مشرکین کو اپنے بزرگوں کی نسبت پہنچا ہے حاصل ہوتا ہے اور صرف توجہ الی اللہ باقی نہیں رہتی مگر در پردہ ان ارواح کے اور اس قدر توجہ آخرت میں کہ وقت ظاہر ہونے صلاحیت اور فساد نفس انسانیہ کا ہے کام نہیں آتی انتہی"

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ جن سے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بھی حیات الموات ص۲۲۱ میں استناد کیا ہے۔ اغاثۃ اللہفان مطبوعہ صدیقی بریلی کے ص۲۲۲ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:-

کرہ ان یقصد الرجل القبر اذا لم یکن یرید المسجد ورائ ان ذلک من اتخاذہ عیداً

یعنی بُرا جانا اس امر کو کہ کوئی شخص قبر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد کرے ایسی صورت میں کہ مسجد کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اسکو یہ تصور فرمایا کہ قبر مبارک کو عید ٹھہرانا ہے۔"

جب حدیث صحیح کہ لا تتخذوا قبری عیداً یعنی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ میری قبر کو عید۔ یعنی مثل عیدگاہ کے۔ اور فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۶۳ میں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

انہ رای الناس فی سفر یتبادرون الی مکان فسال عن ذلک فقالوا قد صلی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من عرضت لہ الصلاۃ فلیصل والا فلیمض فانما ہلک اہل الکتاب لانہم تتبعوا آثار انبیائہم فاتخذوا کنائس وبیعاً

بقلم محمد سلیمان صاحب سوداگر چاول و صد بیوپار

عرس

یہ نظم بتردید عرس آئی ہے شعراء کرام اسی مضمون کی کوئی اور نظم خدمت دین جان کر جلدی بھیجیں تو اجر کے مستحق ہوں۔ (مدیر)

یہ کیسے حامی ہیں دین متین اسلام کے مسلم — نہ خوبو انہیں مسلم کی نہ کوئی کام کے مسلم
یہی اب رہ گئے ہیں کیا جہاں میں نام کے مسلم — نظر آتے نہیں کیوں وہ سلف ایام کے مسلم
حقیقت میں جو شمع دین روشن کے تھے پروانے

مسلماں تو ہوئے تھے منہ سے اپنے کرکے یہ اقرار — کہ بجز اللہ نہیں کوئی دو مکاں میں صاحب مختار
تھا اقرار رسالت بھی زباں سے ساتھ ہی ہر بار — غرض تعمیل احکام شریعت کا لیا تھا بار
مگر اقرار و وعدے ہوگئے وہ سارے افسانے

صفت اللہ کی مخلوق میں کرنے لگے تسلیم — نہیں اب جاگزیں دل میں رہی قرآن کی تعلیم
نہ ارشاد رسول اللہ کی کچھ عزت و تکریم — خدا کی جو تھی سمجھے خدائی بندوں پر تقسیم
مزاروں پر مرادیں لیکے عرسوں میں لگے جانے

کوئی پیش مزار بندۂ خالق ہے سجدہ ریز — سناتا ہے بیاں استادہ ہوکر کوئی غم انگیز
کوئی آیا ہے لیکر عرض مطلب طول و حیرت خیز — یہ سب اسکو کہئے خالص شرک ہو یا فعل شرک آمیز
نہیں میں جانتا اس سے سوا کہنا خدا جانے

رسول اللہ کا فرمان کیا تھا اور کیا تاکید — کہ میری قبر کو ہرگز بنانا بت نہ جائے عید
کیا امت نے کی ارشاد رسول اللہ کی تائید — یا امت انکی قبروں پر رچا کر عید کی تردید
یہی حب نبی ہے یا یہ اب ہیں حب سے بیگانے

زیارت کی اجازت کا لغو حیلہ بنانا ہے — زیارت کا اثر بے ساختہ آنسو کا آنا ہے
کہ ہم کو بھی سرائے دہر سے ہونا روانہ ہے — عمل کا توشہ لیکر روبرو خالق کے جانا ہے
مگر برعکس فعل شرک ہے یا ناچ اور گانے

شریعت میں اشارہ بھی اگر اس عرس کا ہوتا — تو سب سے پیشتر اسپر عمل ہوتا صحابہؓ کا
یا انہیں با خدا سمجھا ہی نہیں کوئی معاذ اللہ — کہ جن کا عرس یونہی اس زمانے میں ہوا کرتا
الٰہی کیا مسلماں عقل سے بھی اب ہیں بیگانے

امام و مجتہد سے بھی ثبوت اس کا اگر ملتا — کہ لگتا تھا کسی کی قبر پر اسوقت بھی میلہ
امام وقت بھی اک رکن تھا سو کے میلوں کا — مگر صد حیف اسکا کوئی بھی حامی نہیں نکلا
تعجب ہے لگی رسم جہالت ان میں پھر آنے

کہا جاتا ہے جو اللہ کے لاڈلے ہیں مشہور — سفارش ان کی ہوتی ہے ضرور اللہ کو منظور
علاوہ اسکے سنتے ہیں کوئی نزدیک ہو یا دور — ہوں زندہ یا ہوں زیر خاک ظاہر ہوں یا ہوں مستور
محض اس واسطے ہم ہو رہے ہیں ان کے دیوانے

تو گویا انکے کہنے کا خلاصہ یہ ہوا مطلب — کہ اللہ نے خدائی کردی انہی کے حوالے اب
یہی حاجات بندوں کی کرینگے انکے پوری سب — نہیں حاجت خدا کی دیکھیئے انکو خدائی جب
ستم ہے کس دلیری سے لگے یہ دین کو ڈھانے

اگر زندہ بھی ہوں قبروں میں سارے اولیاء اللہ — تو مطلب یہ کہاں اسکا ہوا کہ کچھ نہیں اللہ
ولی اللہ سے افضل یقیناً ہیں نبی اللہ — تھی انکی کیا یہی تعلیم استمدو غیر اللہ
عقیدے اس قسم کے منگھڑت ہیں اور من مانے

کیا یہ فرض سنتے بھی ہیں وہ انسان کی آواز — تو یہ بالکل غلط ہے کہ وہ ہیں اللہ کے ہمراز
ہمارے واسطے اس سے فزوں تو یہ ہو وجہ ناز — کہ ہے ظاہر خدا پر بن کہے بھی اپنا سارا راز
خدا کو چھوڑ کر مخلوق پر کیوں دل لگا آنے

کسی کا یہ بھی کہنا ہے "ہیں تقصیر سراپا ہم" — خدا کے لاڈلوں کا لاتے ہیں یوں اک وسیلہ ہم
وکیلوں سے کہا کرتے ہیں جیسے حال سارا ہم — خدا کے سامنے انکو بناتے ہیں سہارا ہم
لگے پیش خدا بھی اب وکیل اپنا یہ ٹھہرانے

خدا ہی کی صفت معطی ہے جو ہر سائل کو دیتا ہے — نہ در سے اسکے کوئی بھی پھرا خالی نہ پھرتا ہے
وہی نزدیک ہو یا دور سے ہر اک کی سنتا ہے — صفت میں ذات میں ہر بات میں احد ہے تنہا ہے
مگر جن دل میں بوئے شرک ہو توحید کیا جانے

بھلا یہ لاڈلے قبروں سے ہو سکتے ہیں امداد — مگر ان سے تو اک محدود طبقہ ہوگا شاد و شاد
جو ان کے پاس جاتے ہی نہیں لیکر کوئی فریاد — انہیں فکر غم و آلام سے کرتا ہے کون آزاد
تمہارے دل میں لازم ہے یہ غور و فکر بھی آنے

نہ ہو جی انبیاء کو بھی بروز حشر جب جرأت — کہ جاکر کچھ کہیں اللہ سے انسان کی نسبت
ہے ظاہر کہ گر وہ انبیاء کی کیسی ہے عزت — تو ہوگی اولیاء اللہ کو کس طرح یہ ہمت
نہیں معلوم ہو کو اب لگا ہے کون بہکانے

اگر جائیگا کوئی روبروئے خالق اکبر — تو جائیں گے محمد مصطفےٰ ہی بر سر محشر
شفاعت کیلئے امت کی ہونگے آپ ہی مضطر — مگر اول خدا کے روبرو سجدے میں ہوگا سر
باذن اللہ شفاعت پھر لگیں گے آپ فرمانے

مرادیں لیکے جنکے عرس پر تم آج جاتے ہو — جو اس بارہ میں بھی منگھڑت باتیں بناتے ہو
تو کوئی قول بھی انکا تم اس بارہ میں پاتے ہو — یا یونہی جی میں جو آتا ہے کہتے ہو سناتے ہو
بہت افسوس ہے خود پہ ستم اب خود لگے ڈھانے

کوئی کہتا ہے یہ بھی کہ تصوف شے جدا اک ہے — وہ ظاہر راہ سے اسلام کے بالکل سوا اک ہے
تصوف میں مزامیر و غنا روحی غذا اک ہے — ہر اہل دل کے درد دل کی گویا یہ دوا اک ہے
کچھ اس کا لطف دیکھو جب شروع ہوں حال و وجد آنے

حقیقت میں کوئی ایسی بھی ہے اسلام میں کیا راہ — نہ تھے جس راہ سے آگاہ اصحاب رسول اللہ
تعجب ہے نہوں پوری طرح وہ دین سے آگاہ — ستاروں سے جنہیں تشبیہہ دیں حضرت رسول اللہ
طریقت یا حقیقت معرفت سے ہوں وہ بیگانے

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں یہ امت کو — کہ تم میں چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ سنت کو
نہ بھٹکو گے اگر رکھو گے یاد انکی ہدایت کو — مگر امت جگہ دے دلمیں ان دونوں سے غفلت کو
یہ عاشق ہوتے کیا ان پر لگے نفرت سے ٹھکرانے

کوئی اک مسئلہ بھی ہو تصوف کا اگر ایسا — نہ ملتا ہو کتاب اللہ و سنت میں نشاں جس کا
تو امت پر کہیگا کون لازم ماننا اس کا — اگر مانے تو کیا حب نبی میں ہے بھی وہ سچا
نہیں میں جانتا عاشق اسے چاہے کوئی جانے

(باقی)

(۴۲۱)

ahmadimuslim.de

متفرقات

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۳)

اہلحدیث | پنجاب میں بھی عرسوں کی کمی نہیں اس لئے شعراء پنجاب بھی اپنے جوہر دکھائیں پنجابی نظموں میں لاہوری زبان کے علاوہ ملتان، ڈیرہ جات، پشاور کی زبانوں میں بھی نظمیں آنی چاہئیں۔ اہل کشمیر بھی توجہ کریں تاکہ سب کو رسالہ کی صورت میں چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں ہر سال ہر جگہ تقسیم کریں اور شاعروں اور ساعیوں کے اعمال نامہ میں باعث برکت ہوں۔ واضح رہے کہ تحریک اہل حدیث کی اصل غرض توحید و سنت ہے۔ اسی لئے مولانا شہید قدس سرہ نے سب سے پہلے اسی طرف توجہ فرمائی تھی۔ بس اب بھی اہل توحید (اہل حدیث) کو یہ غرض نہ بھولنی چاہئے۔ اخبار اہلحدیث میں عرصہ ہوا یہ تحریک کی گئی تھی شکر ہے اب یہ آواز قبول ہوتی چلی اہل پنجاب، اہل کشمیر، سرحدی بلکہ ملک گجرات، بنگال، مدراس کے اہل توحید سب ادھر متوجہ ہو جائیں۔

معذرت | "اہلحدیث" اخبار میں بلکہ سارے ملک پنجاب میں بنگلہ زبان، مدراسی یا گجراتی کے چھپنے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان ملکوں کے اصحاب بطور خود وہاں ہی اس کا انتظام کرکے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں اپیل | قبل ازیں اخبار اہلحدیث کے تنزل کی بابت ناظرین کو آگاہ کیا جا چکا ہے کہ اگر وہ اہلحدیث کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی توسیع اشاعت میں مقدور بھر کوشش کریں۔ ایک ایک نیا خریدار پیدا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر بہت کم معاونین نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اکثر نے خبر ہیں، خطرہ ہے کہ ان کی یہ تغافل کیشی مستقبل میں مضر ثابت نہ ہو

ضرورت معاش | اگر کسی جگہ امام مسجد یا مدرس کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔
(مولوی حکیم عبدالقادر رضا کپور تھلہ پنجاب)

مدرسہ محمدیہ تاجگنج آگرہ | میں طلباء کی انجمن اصلاح الکلام کا انعقاد کیا گیا ہے جس کا اہم مقصد یہ ہے کہ طلباء کو تقریر کی پوری مہارت کرائی جائے چنانچہ انجمن کا ہر ہفتہ باقاعدہ اجلاس ہوتا ہے جس میں مختلف مضامین پر طلباء تقریریں کرتے ہیں فقط۔ (نائب سیکرٹری)

مضامین آمدہ | عبداللہ صاحب۔ پنڈت آتما نند صاحب خالد جھنگوی وغیرہ۔ مولوی عبداللہ۔ مولوی نور الہی۔

وی پی کے متعلق ضروری اعلان

دفتر ہذا سے جن احباب کرام کو وی پی ارسال کیا جاتا ہے وہ اگر گھر پر موجود نہ ہوں یا سفر میں ہوں اور ان کے گھر والے وی پی وصول نہ کر سکیں۔ تو مہربانی فرما کر وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور لے لیا کریں وی پی ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ واپس کرنے سے یہ طریقہ بدرجہا بہتر ہے۔

مینجر اہلحدیث امرتسر

مضامین غیر مقبولہ | سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور۔ رباعیات متعلقہ مرزا صاحب۔

تصحیح | ۱۴ جون ۳۷ء کے پرچہ اہلحدیث امرتسر کے یاد رفتگان میں منشی مشیت اللہ صاحب مرحوم کا مقام اور جس سے ان کو خاص انسیت تھی اس کا نام رہ گیا ہے۔ مرحوم چندوسی کے تھے اور ضلع مراد آباد میں دوا کے نام سے مشہور تھے۔ (قمر بنارسی از چندوسی)

یاد رفتگان | (۱) حبیب احمد ولد حافظ محمد شریف ۱۶ جون کو فوت ہو گیا انا للہ۔ (مولوی عبدالواحد از کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ) (۲) میرے چھوٹے بھائی منشی عبدالصمد سارڑ انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ (عبدالغفار محلہ بھرتی پور جبلپور) (۳) میرے والد صاحب سید محمود علی صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس قصبہ باول ریاست نابھہ یکم جون کو انتقال کر گئے انا للہ۔ (سید بشیر احمد ڈپٹی سٹیشن ماسٹر گھوڑی) (۴) حاجی کرم الہی صاحب جو دہلی کے معمر اہل حدیث بزرگ تھے ۵ جون کو فوت ہو گئے (شیخ محبوب الہی دلال پھاٹک حبش خان دہلی) (۵) میرے والد مولوی محمد سلیمان صاحب کیلوی فوت ہو گئے۔ انا للہ (محمد صدیق از موہلے والی ضلع فیروزپور) (۶) میرے بڑے بھائی محمد اسحاق بعارضہ تپ دق انتقال کر گئے۔ (محمد عبدالکریم از جمال پور مونگیر) ۴

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ سوم جالندھر

بیرو وغیرہ پسران تابا جٹ سکنائے سرائے خاص بنام بلتو ولد سندر و امرو ولد نقیر یا ذات جٹ سرائے خاص تھانہ کرتارپور۔ مدعا علیہم

دعوئے دخلیابی بذریعہ بیدخلی مدعا علیہم اور نسبت اراضی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۱۰ ۸/۳۷ کو مقام جالندھر حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۵/۶/۳۷ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

ضرورت دعا | بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔ (ایک مزدور)

جون تک بابت کئی گھڑی پینشن سے مرنے (۴۲۲) رازوں کا انکشاف۔ بطرز ناول۔ قیمت ہر دو حصہ عہ (نجفی)

۳۔ میرے والد بخشو صاحب انتقال کر گئے۔ (محمد اسماعیل از کاگناوہ درد داخل غریب خانہ)

ملکی مطلع

ملک میں نزول عذاب

ویل للھند من شر قد اقترب

ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھ کر فرمایا۔ عرب کے لئے شر قریب ہے۔

ویل للعرب من شر قد اقترب

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ عرب میں بلائیں مصیبتیں اور تفرقے پیدا ہوئے۔ ان سب کا نتیجہ عرب کی تباہی کی صورت میں نمودار ہوا۔

نظر غائر سے دیکھیں تو یہی حال ہمارے ملک ہند کا نظر آتا ہے۔ ایک مقام پر بلا نازل ہوتی ہے اس کا ذکر اور مرثیہ ابھی ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسری جگہ پر آفت شدید نازل ہوجاتی ہے۔ صوبہ بہار میں شدید زلزلہ آیا ابھی اس کی تلافی نہ ہوئی تھی کہ کوئٹہ (بلوچستان) میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ اس نے پہلے زلزلے کو بھلا دیا۔ ابھی اس کی تکلیف کا ذکر ہی ہو رہا تھا کہ پشاور میں آگ لگ گئی۔ جس سے بقول اہل پشاور سارا نقصان عمارتوں اور سامان کا ملا کر دو کروڑ روپیہ کے قریب بتایا جاتا ہے۔ ہمدردان بنی نوع ابھی پشاور کے مرثیہ سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ ۷۔ جولائی کو ایبٹ آباد× کی تباہی کی خبر آگئی کہ شہر ایبٹ آباد تین چوتھائی جل کر خاک سیاہ ہوگیا۔ اناللہ! ابھی اس کی خبر لکھنے کی سیاہی خشک نہ ہوئی تھی کہ شمالی بہار میں شدید سیلاب آنے کی اطلاع آگئی۔ غرض آئے دن اہل ہند نئی نئی آفات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ان سب تکلیفات کے علاوہ سخت تکلیف یہ ہے کہ دشمنان نبی آدم بمکتہ بعد الوقوع پیدا کرنے کے مشاق (مرزائی صاحبان) ہر تکلیف پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔ ان کا قول یہ ہے کہ ان سب آفات کی اطلاع ہمارے رسول (مرزا صاحب) نے دی ہوئی ہے۔

حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ جو دی ہوئی ہے وہ جھوٹ نکلتی ہے۔ جو اطلاع نہیں دی وہ بتائی جاتی ہے۔ ہاں اس مصیبت سے بڑھکر مصیبت یہ ہے کہ اہل ہند اپنے مصائب میں خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے نہ اپنے اعمال بد سے توبہ کرتے ہیں بلکہ دن بدن اپنی غلطیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ جیسے کہ پہلی تباہ شدہ اقوام کا ذکر خدا نے فرمایا ہے۔

فَلَوْلَا اِذْ جَاءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پ ۷ ع ۱۱)

پہلے لوگوں پر جب ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ ہمارے سامنے جھکے لیکن ان کے دل سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے کام ان کی نظروں میں خوبصورت کر دکھائے۔

خدا نہ کرے یہی حالت اہل ہند کی ہو جائے ان تباہ شدہ مقاموں میں پھر کر دیکھئے اور کان لگا کر سنئے کہیں سے یہ آواز نہ آئے گی کہ ہم نے یا ہم لوگوں نے بالاتفاق فلاں فلاں گناہ چھوڑ دیا۔ بلکہ دن رات اسی ادھیڑ بن میں لگے ہوئے ہیں جس میں پہلے تھے۔ خدا ہمارے حال پر رحم کرے اور اپنی رضامندی کے کام کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔

× ایبٹ آباد صوبہ سرحد میں بڑا آباد شہر ہے جس میں اکثریت مسلمان پٹھانوں کی ہے۔ منہ

اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب ناظم مدرسہ تنگرادہ)

نوٹ | لاہور کی مسجد کے متعلق جو سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا ہے۔ اس کے متعلق باچا گورنر صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم پہنچا ہے کہ لاہور کے متعلق جو مضمون لکھو پہلے انگریزی میں ترجمہ کرکے مجھے دکھا لو۔ چونکہ اتنا وقت نہ تھا اس لئے یہاں سے لاہور کے متعلق مضمون کاٹ کر یہ درج کیا گیا ہے (مدیر)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اسلام دین و دنیا کی مکمل کامیابی کے حصول کے پروگرام کا نام ہے۔ یہ وہ راہ مستقیم ہے جس پر چل کر ایک ادنیٰ ترین انسان بلندی کے انتہائی معراج پر پہنچ سکتا ہے علاوہ ترقی کے جملہ منازل طے کرکے اپنی زندگی کو ایک بہترین زندگی بنا سکتا ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دین کے ساتھ دنیا کو بھی آباد کرنے کے احکامات صادر کئے بلکہ دینی کامیابی کو دنیوی کامیابی پر منحصر کر دیا۔ دنیوی جاہ و جلال مال و دولت زراعت و تجارت حکومت و سلطنت الغرض حیات انسانی کے جملہ اسباب و لوازمات پر مفصل تبصرہ کیا اور نوع انسان کو افراط و تفریط سے نکال کر ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا جہاں وہ اپنی دینی و دنیوی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے میں آزاد ہے۔ اسلام میں جس طرح تحصیل رضائے الٰہی کے لئے جدوجہد کرنا فرض قرار دیا گیا اسی طرح جائز طریقے پر تحصیل دولت و حکومت کے لئے ہر ابن آدم کو آزاد چھوڑ دیا گیا مگر تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے آج اس پرفتن زمانے میں جہاں اسلام میں ہزاروں نقائص بتلائے جا رہے ہیں وہاں یہ آواز بھی بلند کی جا رہی ہے کہ اسلام ترقیات دنیاوی کے حصول میں حائل ہے اور مذہب انسان کو بلندی سے پستی کی طرف لاتا ہے۔ سچ ہے ؎

حقیقت شناس نۂ دلبرا! خطا اینجا است

دراصل دشمنان اسلام کی یہ ایک گہری چال ہے جو اسلام کے امنڈتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر نوع انسان کو اس سے روکنے کے لئے اختیار کی گئی ہے اور بہت سے سادہ لوح فریب خوردہ اصحاب اس غلط پروپگنڈا سے متاثر ہوگئے ہیں بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں اس کے زہریلے اثرات زیادہ سرایت کر گئے ہیں کہ مذہب

[illegible] (۳۲) [illegible]

ترقی کا مانع ہے اور مذہبی آدمی دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کا حقدار نہیں۔

نظام زندگی اور اسلام دنیا میں عزت کی زندگی یا دوسرے لفظوں میں آزاد زندگی بسر کرنے اور آزادی کو قائم رکھنے کے لئے اتحاد باہمی پہلی چیز ہے جس قوم میں باہمی اتفاق ہوتا ہے وہ قوم دنیا میں عزت کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ تاریخ کے اوراق پارینہ ماضیہ کی اکثر قومیں اسی چیز کے ہونے اور نہ ہونے سے زیر و زبر ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں اسلام نے اپنے اصول منضبط کرتے وقت اول نمبر پر باہمی اتفاق ہی کو رکھا ہے۔ قرآن پاک کی بہت سی آیات اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کی بہت سی مرویات اس پر شاہد ہیں بلکہ مذہب اسلام نے کھلے لفظوں میں یہ جتلا دیا ہے کہ ترقیوں کا راز قوت متحدہ میں مضمر ہے باہمی اتفاق کامیابی کی کلید ہے ایک آیت شریفہ میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ولا تنازعو فتفشلوا و تذھب ریحکم

قوت متحدہ کو توڑ کر اپنی ہوا مت اکھاڑو! دیکھو! اس رسی کے ٹوٹنے کے بعد تمہارا وقار جاتا رہیگا غور کرنے کا مقام ہے کہ باہمی اتحاد پر جو مذہب اتنا زور دیتا ہو ترقی کے اول زینہ کو جو اس صفائی کے ساتھ بتلاتا ہو قوت متحدہ کو رفعت و بلندی کے حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیتا ہو اس کے متعلق یہ خیال ذہن میں لانا کہ وہ ترقیات میں حائل ہے کسی ڈبل غلطی کا ارتکاب ہے۔ (باقی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورٹ کی مشہور و معروف انگریزی کتاب "دی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں مسلمانوں کی موجودہ جد و جہد اور ہندوستان کی موجودہ حالت سے اندازہ لگا کر آنیوالے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؎

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

سرکاری اعلان

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے نیابت پنجاب کے لئے ایک نئی فہرست انتخاب قواعد انتخاب کونسل آف سٹیٹ کے قاعدہ ۹ (۴) کے مطابق اس وقت زیر ترتیب ہے۔

۲۔ کونسل آف سٹیٹ کے حلقۂ انتخاب کیلئے وہ شخص انتخاب کنندہ کی حیثیت کے اہل ہے جو حلقہ مذکور میں اقامت رکھتا ہو۔ ۲۱ سال کی عمر کا ہو اور اس میں مندرجہ ذیل قابلیتیں ہوں۔

(الف) وہ ایسی زمین کا مالک یا سرکاری مزارعہ ہو جسپر کم از کم ۷۵۰ روپیہ سالانہ مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو یا (ب) وہ مالیہ زمین کا جس کی مالیت ۷۵۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو جاگیردار ہو۔

(ج) فہرست انتخاب کا تاریخ اشاعت سے ماقبل مالی سال میں اس پر ایسی آمدنی پر جو ۱۵ ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا

(د) وہ مجالس وضع آئین و قوانین ہند کے کسی ایوان کا غیر سرکاری ممبر ہو یا رہا ہو یا قانون حکومت ہند ۱۹۱۵ء یا کسی ایسے قانون کے ماتحت جو اول الذکر قانون کی رو سے منسوخ ہو چکا ہو۔ کے ماتحت ترتیب دادہ انڈین لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری ممبر رہا ہو یا مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب کا غیر سرکاری ممبر ہو۔ یا کسی زمانہ میں ممبر رہا ہو۔ یا

(ہ) پنجاب کا پراونشل درباری ہو۔ یا

(و) کسی ایسی میونسپل کمیٹی کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر ہو یا رہا ہو۔ جو پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کے ماتحت قائم کی گئی ہو جسکی آبادی ۲۰ ہزار یا اس سے اوپر ہو۔ یا جو کسی ضلع کے صدر مقام میں واقع ہو یا کسی ایسے ڈسٹرکٹ بورڈ کا غیر سرکاری چیئرمین یا وائس چیئرمین ہو یا رہا ہو جو پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ ۱۸۸۳ء کے ماتحت قائم کیا گیا ہو۔ یا

(ز) برطانوی ہند میں از روئے قانون قائم شدہ کسی یونیورسٹی کی سینٹ کورٹ کا فیلو یا آنریری فیلو یا ممبر ہو یا رہا ہو۔ یا قانون مجالس امداد باہمی ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۲ کے مفہوم میں رجسٹرڈ سوسائٹی ہو یا (ط) حکومت کی طرف سے شمس العلماء یا مہامہو اوپدھیایا کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہو۔

(۳) جو اصحاب زیر فقرہ ہائے (الف) و (ب) یعنی مالیہ زمین سے متعلقہ قابلیت کی بنا پر انتخاب کنندگان کی حیثیت میں درج رجسٹر ہونے کے اہل ہوں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مطلع کریں۔ دیگر صاحبان براہ مہربانی صاحب جائنٹ سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ جات منتقلہ لاہور کو ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء سے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(الف) نام۔ (ب) ولدیت (ج) ذات (د) عمر (ہ) پیشہ۔ (و) جائے اقامت اور نام تحصیل و ضلع معہ ڈاک کے پتہ کے (ز) ان قابلیتوں کی مکمل تفاصیل جن کی بنا پر وہ اپنے نام درج کرانے کے دعویدار ہیں۔

آر۔ جے۔ ایس۔ ڈاڈ ریفارمز کمشنر پنجاب و جائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب محکمہ جات منتقلہ۔

لاہور۔ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء)

تلاش عزیز مظہر الحق ولد ملک فضیلت کریم ساکن موضع پڈھو کا ڈاک خانہ پچھی ضلع پٹنہ عمر تقریباً چودہ سال۔ ۱۷ جون ۱۹۳۵ء سے فرار ہو گیا ہے۔ اسکے والدین بہت پریشان ہیں۔ ناظرین اخبار کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر پتہ چلے تو احقر کو بذریعہ کارڈ مطلع کریں۔ (حکیم محمد عبداللہ ہاشمی شفا خانہ اسحاق پور پڈھو کا ڈاکخانہ پچھی ضلع پٹنہ)

دعا احقر انواع و اقسام کے تفکرات میں مبتلا ہے اور اعداء کا حملہ بھی ہے۔ مدافعت کی طاقت نہیں ہے۔ ناظرین اخبار خصوصاً حضرت مولانا سیالکوٹی دعا فرماویں تاکہ مظالم اعداء سے نجات ہو اور دین و دنیا میں خیر و برکت حاصل ہو۔ (سائل مذکور)

اہلحدیث } اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور شر سے محفوظ رکھے۔

[illegible] ۔ دنیا کی [illegible] ۱۲۹۶ [illegible] قیمت [illegible] (منیجر اہلحدیث)

امرت دہارا رجسٹرڈ

(تمہارے گھر کا حکیم)

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ صرف ۔

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگاویں

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ:- امرت دہارا (۲۳) لاہور

سرمہ نور العین ۲/

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲/

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۹/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع
پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۳/

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۳/

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

مومیائی ۵/

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/، آدھ پاؤ ۴/، پاؤ بھر ۸/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۴۲۵)

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر و میکل "آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور۔ "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۳ جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۸ جون ۳۵ء)

پتہ: حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے آزمائش کیجئے۔

آج کل

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے، فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۸؍ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍۔ محصول ۵؍

منگانے کا پتہ:۔

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ
کوچہ جٹاں ۹/۳۰۸ امرتسر

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے قواعد و ضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کر دیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں۔ یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہو جانے پر واپس لی جا سکتی ہیں۔

۱۔ ضمانت	بالائی کلاس (A) کے لئے	دس روپے
۲۔ ضمانت	آرٹیزن کلاس (B) کے لئے	پانچ روپے
۳۔ ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
۴۔ ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ۴؍ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کر دی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش و نگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر چھ ماہ تک رہیگی۔ اسکے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں، جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن کی تردید کیلئے لاجواب رسائل

محمدیہ پاکٹ بک مجلد۔ مصنفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ جو احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل و مفصل اور مدلل جواب ہے۔ مرزائیوں کے پیش کردہ استدلالات کا ایسا دندان شکن اور مسکت جواب دیا گیا ہے کہ جس کو بجز تسلیم کر لینے کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ قیمت عہ

کاویہ علی الغاویہ مکمل۔ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں مرزائی مشن پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی مرزائیت کی تردید میں بے نظیر ہے۔ جلد اول ضخامت ۴۱۶ صفحات۔ قیمت عہ۔ جلد دوم ضخامت ۴۵۰ صفحات۔ قیمت عہ۔ **شہادۃ القرآن** مکمل۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام کو بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کیا گیا ہے لفظ "توفی" کی پوری پوری تشریح کر دی گئی ہے۔ نیز ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے دعوے پر پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ۔ مکمل ۱۲ روپے۔

الخبر الصحیح۔ یہ بھی مولانا موصوف کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث و تشریح کر کے بتایا گیا ہے کہ مرزائی لوگ جو قبر مسیح پیش کرتے ہیں بالکل لغو اور بے جا ہے۔ قیمت ۲ر۔ **المسیح الموعود**۔ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا عمدہ طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

سودائے مرزا۔ میں مرزا صاحب کے اقوال سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے کہ آپ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ ان کا نبی، مجدد وغیرہ بننا اسی مرض کا نتیجہ ہے۔ قیمت صرف ۴ر

نشان حج اور مرزا۔ میں مسیح موعود کے نشانات کے علاوہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ حج ضرور کرینگے مرزا صاحب چونکہ بغیر حج کئے فوت ہوئے اس لئے وہ مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۳ر

حالات مرزا۔ میں مرزائی مذہب کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا ہے یعنی ان کے پیرو مرشد اور دیگر علماء کی تحریرات سے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۵ر **عشرہ کاملہ**۔ مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ اس میں پورے سو دلائل سے قادیانی نبوت و خلافت کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔ **تحقیق لاثانی**۔ یہ کتاب بھی مصنف مذکور کی دوسری تصنیف ہے۔ جس میں آسمانی نکاح پر نہایت عمدہ اور سادہ پیرایہ میں روشنی ڈال کر یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کے عقائد شریعت حقہ کے بالکل خلاف ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔ **غائت المرام**۔ یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی تصنیف ہے۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر **تائید الاسلام**۔ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶ر

رسائل مصنفہ بابو حبیب اللہ امرتسری

حج مرزا۔ میں ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود ضرور حج کریگا۔ لیکن مرزا صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۲ر **سنت اللہ کے معنے**۔ جمہور اہل اسلام کے بعض مسلمہ مسائل سے مرزائی صاحبان محض اس لئے منکر ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت اللہ (قانون قدرت) کے خلاف ہیں اس میں قانون قدرت کی تحقیق کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر **معجزہ اور مسمریزم**۔ دونوں چیزوں میں فرق ثابت کرتے ہوئے معجزات حضرت عیسےٰ پر بحث کی گئی ہے اور مرزائی توہمات کی تردید کی ہے ۲ر

(۴۷۵)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۵/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۴۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، انکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑا، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ بیچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

(پتہ) مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تمام دنیا میں بے مثل ۳۶/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ahmadimuslim.de

مرزا مثیل مسیح نہیں۔ اس میں ۲۲ دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی ہرگز مسیح علیہ السلام کا مثیل نہیں۔ قیمت ۲ر

رفع مسیح ابن مریم۔ اس میں حضرت عیسےٰ کے رفع آسمانی اور آمد ثانی کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کی کتاب سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

نزول مسیح۔ آیہ مبارکہ وانہ لعلم للساعۃ کی مفصل تفسیر میں احادیث نبویہ و اقوال صحابہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی۔ مرزا صاحب کی تصانیف میں سے قرآن شریف کی اکثر آیات بار بار غلط لکھی ہوئی ثابت کی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر **مرزا قادیانی نبی نہ** مع رسالہ عذر لنگ مرزا۔ قیمت ۲ر **عمر مرزا۔** مرزا صاحب قادیانی کی عمر کے متعلق تمام حالات واضح کئے گئے ہیں اور مرزا صاحب کا الہام کے مطابق عمر نہ پانا ثابت کیا گیا ہے ۲ر

حلیہ مسیح۔ اسمیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے حضرت مسیح ابن مریم کے حلیہ مبارک پر مفصل بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مرزائی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی۔ قیمت صرف ۱ر۔

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل۔ مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ قیمت ۳ر

کفریات مرزا۔ از ایم اسرار احمد صاحب۔ قیمت ۱۰ر

کتب سیر و تواریخ

رحمۃ للعالمین۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نصاب میں داخل ہے۔ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ حصہ اول ۷۔ دوم ۳ر۔ سوم ۱۱۔

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ یہ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے غزوہ مقدس سے شروع کر کے تا وصال حق تمام کی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۶ر

خاتم الانبیاء مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ، سرور المحزون، دوس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج مولانا موصوف نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

صدیق اکبر۔ کلاں۔ از خواجہ عباد اللہ اختر۔ خلافت اسلامیہ کے علمبردار اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات اور شاندار واقعات۔ قیمت عہ

صدیق اکبر خورد۔ قیمت ۳ر

الفاروق۔ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شوکت دلیری و شجاعت و شہامت، ایثار و اولو العزمی، صداقت و مساوات غیر قوموں سے حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق و عادات اور صاحب دولت و حکومت اور مالدار ہونے کے باوجود درویشانہ اور سادہ زندگی کے واقعات۔ ہر ایک مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

ذو النورین۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عثمانی عہد کے واقعات۔ قیمت صرف ۳ر

اسد اللہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم کی مبارک زندگی کے حالات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت عہ

نوٹ:۔ سب کتابوں کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

دفتر اہلحدیث امرتسر

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دئیے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت عہ

منگانے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**